سوال

(48) میں امام کے پیچھے جہری نمازوں میں سورئہ وفاتحہ کی قراءت نہیں کرسکتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہری اور تراویح کی نماز میں جب امام سورہ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتا ہے تو قرآن کی قراءت شروع کردیتا ہے اور میں فاتحہ نہیں پڑھ سکتا کیونکہ اتنا وقفہ ہوتا ہی نہیں جس میں سورہ فاتحہ پڑھی جاسکے ۔ اطلاعا عرض ہے کہ میں نے یہ حدیث بھی پڑھی ہے :

((لاصلاۃ لمن لم یقرأبفاتحۃ الکتاب۔))

اور یہ بھی :

((قراءۃ الإمام قراءۃ لمن خلفہ۔))

ان دونوں میں تطبیق کیسے کی جائے ؟ عبدلرا حمن ۔ ن ۔ الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنے کے وجوب میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور راجح اس کا وجوب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول :

((لاصلاۃ لمن لم یقرأبفاتحۃ الکتاب۔))

(متفق علیہ) میں عمومیت ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہا : شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے رہتے ہو؟ صحابہ نے جواب دیا۔ ''ہاں آپ نے فرمایا'' ایسا مت کرو۔ صرف فاتحہ الکتاب پڑھ لیا کرو کیونکہ جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی'' اس حدیث کو ابوداؤد نے اسناد حسن سے نکالا ہے ۔

اگر امام جہری نماز میں سکتہ نہیں کرتا تو مقتدی اپنے امام کی قراءت کے ساتھ ساتھ ہی دل میں پڑھ لے تاکہ دونوں مذکورہ حدیثوں پر عمل ہوجائے ۔ اگر مقتدی سورہ فاتحہ پڑھنا بھول

جائے یا سے سورۂ فاتحہ کے وجوب کا علم ہی نہ تو فاتحہ اس سے ساقط ہوجائے گی جیسے کوئی شخص مسجد میں آئے اور امام رکوع کی حالت میں ہوا اور وہ اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہوجائے تو علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق اس کی رکعت ادا ہوگئی اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اس کی دلیل ابو بکر ثقفی رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے کہ وہ مسجد میں آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ ابو بکر ثقفی رضی اللہ عنہ نے صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کی پھر صف میں شامل ہوئے۔ سلام کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

((زادک اللہ حرصاً ولا تعذ))

اور آپ نے انہیں اس رکعت کی قضا کا حکم نہیں دیا اسے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 69

محدث فتویٰ